ربیع الاول کے موقع پر پہاڑیاں بنانے کی شرعی حیثیت

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ (1) بارہ ربیع الاول کے موقع پر مروجہ جلوس نکالنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (2) اور ربیع الاول کے مہینے میں پہاڑیاں بنانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) بارہ ربیع الاول شریف کے دن ناجائز وممنوع کاموں وغیرہ سے پاک، شرعی حدود میں رہتے ہوئے جلوس نکالنا شرعاً جائز ہے کہ شرع سے اس کی ممانعت ثابت نہیں، بلکہ اچھی نیت کے سبب مستحب اور باعث ثواب ہے کہ اس میں تعظیم مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور اظہار محبت مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہے اور اللہ تعالی کی نعمت عظمٰی کا چرچا اور اس پر مسرت کا اظہار کرکے رب تبارک وتعالی کا شکر ادا کرنا ہے، نیز اس کے سبب مسلمانوں کے دلوں میں عظمت مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اجاگر کرنا اور ان کے دلوں میں محبت مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بڑھانا ہے اور یہ تمام کام ثواب کے ہیں اور شرع کو محبوب ومرغوب اور مطلوب ہیں۔ پس نعمت کا چرچا کرنے، اور تعظیم مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بجالانے والے مطلق دلائل کے تحت یہ داخل ہوگا۔

البتہ یہ یادرہے کہ جلوس کے ساتھ ناجائزو ممنوع کام مثلاً ڈھول، باجے وغیرہ کرنے کی شرعاً ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہے، جو ایسا کریں یا اس میں معاون ہوں، وہ سب گنہگار ہیں، ان پر لازم ہے کہ ان ناجائزو ممنوع کاموں کو ترک کریں۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔"
(سورۃالضحیٰ، پارہ30، آیت11)

بخاری شریف میں ہے: "محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم نعمة اللّٰہ" ترجمہ: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، جلد02، صفحہ566، مطبوعہ کراچی)

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

(سورۃالفتح، پارہ26، آیت08، 09)

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) تو اہل مدینہ کی خوشی دیدنی تھی، صحیح مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ: "مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور خادمین اور بچے گلیوں میں منتشر ہوکر نعرہ رسالت بلند کرنے لگ پڑے" اس سے واضح ہوا کہ خوشی کے موقع پر گلیوں اور سڑکوں وغیرہ پر نکل کر نعرہ رسالت لگانا بالکل جائز ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا پسندیدہ طریقہ ہے، اور اس میں میلاد شریف کے شرعی حدود میں نکالے جانے والے مروجہ جلوسوں کے لیے واضح دلیل ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے: "فصعد الرجال

والنساء فوق البیوت، وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق، ینادون: یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ" ترجمہ: پس مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خادمین راستوں میں منتشر ہوگئے، وہ یامحمد، یارسول اللہ، یامحمد، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کے نعرے لگانے لگے۔

(صحیح المسلم، کتاب الزھد، باب فی حدیث الھجرۃ، جلد02، صفحہ419، مطبوعہ کراچی)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے: "اور تعظیم حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مطلقاً ماموربہ۔۔۔ اور مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر جاری رہے گا، جب تک کسی خاص فرد سے منع شرعی نہ ثابت ہو، جیسے سجدہ۔۔۔ بحمد اللہ تعالی مسلمانوں کے ایمان میں تعظیمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عین ایمان، ایمان کی جان ہے اور علی الاطلاق مطلوب شرع، تو جو کچھ بھی جس طرح بھی جس وقت بھی جس جگہ بھی تعظیمِ اقدس کے لیے بجالائے خواہ وہ بعینہٖ منقول ہو یا نہ ہو سب جائز ومندوب ومستحب ومرغوب ومطلوب وپسندیدہ وخوب ہے، جب تک اُس خاص سے نہی نہ آئی ہو جب تک اُس خاص میں کوئی حرجِ شرعی نہ ہو، وہ سب اس اطلاق ارشادِ الٰہی ﴿وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ میں داخل اور امتثال حکم الٰہی کا فضل جلیل اسے شامل ہے، ولہذا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ جو کچھ جس قدر ادب وتعظیم حبیب رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں زیادہ مداخلت رکھے اُسی قدر زیادہ خوب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد05، صفحہ650،651، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(2) اور پہاڑیاں بنانا بھی فی نفسہ شرعا جائز ودرست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں کہ یہ غیر جاندار چیز کا ماڈل بنانا ہے اور یہ ایسے ہی ہے، جیسے کعبہ معظمہ وگنبد خضری وغیرہ کے ماڈل بنانا۔ ہاں بعض جگہوں پر اس کے ساتھ جانداروں کے مجسمے رکھے جاتے ہیں اور بے پردہ خواتین کا جھرمٹ ہوتا ہے، مردوں اور عورتوں

کا اختلاط وغیرہ ناجائز امور ہوتے ہیں، تو ان تمام چیزوں کی شرعا اجازت نہیں ہے۔

فتاوی رضویہ میں جاندار کی تصویر کے متعلق احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا: ”یہ سب متعلق بتصاویر ذی روح تھا۔ رہا نقشہ روضہ ٔمبارکہ اس کے جواز میں اصلا مجال سخن وجائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے، یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیث پانزدہم میں اس قید کی تصریح کردی، حدیث اول میں ہے کہ ایک مصور نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویریں بنایا کرتا ہوں، اس کا فتوی دیجئے، فرمایا: پاس آ، وہ پاس آیا، فرمایا: پاس آ۔ وہ اور پاس آیا، یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتادوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے سنی، پھر حدیث مذکور مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی، اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا: ”ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بهذا الشجر و کل شیئ لیس فیه روح“ (افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے، تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔)“

(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 439، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــه

المتخصص فی الفقه الاسلامی

محمد عرفان مدنی

11 ربیع الاول 1443ھ/18 اکتوبر 2021ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد هاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے